72212 ـ نفسیاتی مریضہ روزہ اور نماز کس طرح ادا کرے ؟

سوال

میری بیٹی دائمی نفسیاتی مریضہ ہے (وجدانی اضطراب کی شکار ہے) پچھلے رمضان میں اس نے روزے نہیں رکھے کیونکہ وہ اپنے حواس کھو بیٹھی تھی میں بہت مہینوں تك اس سے پریشان رہی چنانچہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟
دوسرا سوال یہ ہے کہ:
اس سے حاصل ہونے والی مشقت کی بنا پر یہ ہوتا کہ جب بیٹی سو جاتی تو میں اسے کسی بھی نماز کے لیے بیدار نہیں کرتی تھی، کیا اس بنا پر میرے ذمہ کچھ گناہ تو نہیں ہوا ؟
بچی کی عمر تئیس 23برس ہے اور تقریبا چار برس سے وہ اس بیماری کی شکار ہے، اور سال میں دو بار حواس کھو بیٹھتی ہے، آپ سے اس کی شفایابی کے لیے دعاء کی گزارش ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالی سے ہماری دعاء ہے کہ وہ آپ کی بیٹی کو شفایابی نصیب فرمائے اور اس کی حالت درست کرے.

دوم:

اگر تو اس کی بیماری اتنی شدید ہے کہ رمضان المبارك میں اس کے حواس درست نہ رہے اور وہ اپنے حواس کھو بیٹھی تو اس پر قضاء لازم نہیں، اور نہ ہی کفار ہو گا، کیونکہ وہ اس وقت روزہ رکھنے کی مکلف نہ تھی.

لیکن اگر مرض صرف شکستہ دلی اورغمگینی ہے اور حواس صحیح ہیں تو اس کی دو حالتیں ہو نگی:

پہلی حالت:

اس کی بیماری ایسی ہو کہ اس مرض سے شفایابی کی امید ہو یعنی ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق اسے شفا ہو سکتی ہے، تو بیماری ختم ہونے کے بعد اس پر فوت شدہ روزوں کی قضاء واجب ہو گی.

دوسری حالت:

یہ کہ اس کی بیماری سے شفایابی کی امید نہ ہو تو اس پر روزے واجب نہیں، بلکہ وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک مریض نے ماہ رمضان کا کچھ حصہ پایا پھر اس کی حواس ٹھکانے نہ رہے اور ابھی تک وہ اسی حالت میں ہے، تو کیا اس کے بیٹے اس کی جانب سے روزے رکھیں گے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اگر کسی شخص کو ایسی بیماری لاحق ہو جو اس کے حواس اور ہوش کو ختم کر دے اور اس کی عقل جاتی رہے جسے بے ہوشی کا نام دیا جاتا ہے، اگر اس کے ہوش و حواس واپس آ جائیں تو اس پر قضاء نہیں ہو گی، اس کی مثال مجنون اور دیوانے اور پاگل اور بے عقل کی ہے جس پر کوئی قضاء نہیں، لیکن اگر بے ہوشی کچھ وقت یعنی ایک یا دو یا زیادہ سے زیادہ تین روز کے لیے ہو تو احتیاطا قضاء کرنے میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر بے ہوشی اس سے زیادہ لمبی مدت کی ہو تو پھر بے عقل اور مجنون کی طرح ہو گا، جب اللہ تعالی اس کی عقل صحیح کر دے تو وہ اعمال شروع کرے گا " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (15 / 209).

سوم:

اگر آپ کی بیٹی نماز کے وقت میں بیدار نہیں ہوتی یا آپ اسے بیدار نہیں کر سکتی تو ان شاء اللہ تعالی اس میں کوئی حرج نہیں، اس پر واجب ہے کہ جب وہ بیدار ہو تو فوت شدہ نمازیں قضاء کر کے ادا کر لے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی نماز بھول جائے یا اس سے سویا رہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے تو نماز ادا کر لے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (684).

اور اگر اس کے لیے وقت میں ہر نماز ادا کرنا مشکل ہو تو وہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کر لے، چاہے جمع تقدیم کرے یا جمع تاخیر جس طرح اس کے لیے آسانی ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" قصر کا سبب خاص کر سفر ہے، اس لیے سفر کے علاوہ نماز قصر کرنی جائز نہیں، لیکن جمع کا سبب ضرورت اور حاجب ہے، چنانچہ جب ضرورت ہو تو لمبے اور چھوٹے سفر میں جمع ہو سکتی ہے.

اور اسی طرح بارش اور بیماری وغیرہ کے لیے بھی نمازیں جمع ہو سکتی ہیں، اس کے علاوہ کسی اور سبب کی بنا پر بھی؛ کیونکہ اس کا مقصد امت سے رفع الحرج یعنی تنگی اور مشکل کو ختم کرنا ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (22 / 293).

واللہ اعلم .